

مسئلہ تقلید میں بطور اختصار کی عام فہم ہو تو بہتری ہو وہ رسالہ یہی اور نام اسکا تو فیہ الحق رکھا ہے
 اسکی کہ اللہ تعالیٰ وافر دعام کری فائدہ اسکا ہو خاص و عام کو وافر الموفق والمعين والیہ الہدایۃ والکمال
 مقصد پہلا ح بیان وجوب یقین مذہب واحد کی ساتھ چند دلیلوں کے دلیل پہلی یہی کہ کہا
 شیخ ابن ہمام حنفی نے تحریر الاصول میں اور شیخ ابن حبان محقق الاصول میں اور فاضل علی بن عبد اللہ نے مختصر الاصول میں اور صاحب
 در مختار نے در مختار میں ان الرجوع عن التقليد بعد العمل مصنوع بالاتفاق یعنی رجوع کرنا
 تقلید سے بعد عمل کرنی کی منع ہی بالاتفاق اور کہا صاحب بحر الرائق فی رسائل زمینیہ من فتویٰ علی
 مقلد الی حنیفۃ العمل بہ ولا یجوز لہ العمل بقول غیرہ لما نقل الشیخ قاسم فی تصحیحہ
 عن جمیع الاصولیین انہ لا یصح الرجوع عن التقليد بعد العمل بالاتفاق انتہ
 پس اچھے ابو حنیفہ کی مقلد پر عمل کرنا او کی قول پر اور زمین جائز ہی اسکو عمل کرنا او کی غیر کے
 قول پر اس لئی کہ نقل کیا شیخ قاسم فی اپنی تصحیح میں سب اصولیوں سی یہ کہ بلاشبہ نہیں
 صحیح ہی رجوع کرنا تقلید سے بعد عمل کرنی کی بالاتفاق اور کہا ابن عبد البر لکی فی ان شیع
 رخصت اللذات غیر جائز بالاجماع ذکر کیا ہی اسکو مسلم التبت وغیرہ میں یعنی وہ ہونا حلال
 حلال اور جائز جائز چیزوں کا مذاہب غیر جائزی بالاجماع پس جبکہ معلوم ہو یہ دونوں اجماع
 تو کہتی ہیں ہم کہ تلیق مذاہب کے یعنی جمع کرنا دونوں ہوں کا باطل ہوئی اور ثابت ہوئی یقین
 ایک مذہب کے اور بیان اسکا یہی کہ تلیق یا تو تلیق کریں گا پہلی عمل کریں گی یا پھر عمل کریں گی پس اگر تلیق کریں گی
 تو یہی باطل ہے ساتھ اجماع ہونے کی اور منع ہونی رجوع کی تقلید سے بعد عمل کریں گی پس باطل
 ہوئی یہی شق اس اجماع مذکور سی اور اگر تلیق کریں پہلی عمل کریں تو یہی باطل ہی ساتھ اجماع
 ہونی کی اور منع ہونی منع کی رخصت مذاہب کے اس لئی کہ اگر جائز ہو تلیق مذاہب کے تو اس میں
 منع رخصت مذاہب کا اور منع رخصت مذاہب کا غیر جائزی بالاجماع اور ہی باطل ہے ساتھ اجماع
 امت کے اور بیان اسکا یہی کہ سب مجتہدین جمع ہوئی ہیں مسائل اجتہادیہ اختلافیہ میں اور اعتقاد
 اور قول کی باطن طور کہ یہ حلال اور جائزی اور یہ حرام غیر جائزی پس اگر جائز رکھی جاوے

یہ تفسیق اور متع رضخ ماسیک کہ تواد تہ باوی کی حرمت جہان سی اور موجد یکا ابلع اور باک
 لغو اور غلط کی اور یہ امر باطل ہی ساتھ قول اللہ تعالیٰ کی متبع غین بیل المومنین تکی
 ما اتوا فی فضلہ یحکم و سکت مصریذا یعنی اور جو تابع ہو سوارستی مومن کی سوالہ کرن
 ہی طرف جو اونسی بکری اور داخل کین کی او سکو ہنمین اور بری ہی وہ حکم ہر جانی کی پس
 باطل ہو ہی تفسیق نہ اس کے اور ثابت ہو ہی تبین مذہب واحد کی ان دونوں اجماعون ہی آ
 لی کہ یہ تبین ضد ہی تفسیق کی پس حکم باطل ہو ہی تفسیق ان دونوں اجماعون کے تو ثابت
 ہو باوی کی تفسیق اوس کی ساتھ دونوں اجماعون کی یعنی ثابت ہو ہی تبین مذہب واحد
 کی ساتھ دونوں اجماعون کی اور دلیل دوسری یہ ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف
 اما النبی زیادة فی الکفر یضل بہ الذین کفرو لیلین ساعا ما ویسرون ساعا یعنی
 سوا ہی اسکی بنین کہ تاخیر کرنا بڑا ہی کفر من کراہ کئی جاتی ہیں بسبب اوسکی وہ لوگ کہ کافر
 ہو ہی سلاں جاتی ہیں او سکو ایک سال او حرام جاتی ہیں او سکو ایک سال پس یہاں صریح
 ہی متع رضخ اوس شخص کے کہ کہی اعتقاد کری حلت کا ایک چیز میں او کہی اعتقاد کری حرمت
 کا اوس چیز میں پس جبکہ معلوم ہو یہ تو کہتی ہیں ہم کہ مسائل دین کی یا تو اجماعیہ ہوں کی یا
 پس اگر ہوں اجماعیہ تو اتباع او کما واجب بالاجماع ہی اور اگر ہوں اختلافیہ تو مقلد
 بعد اختیار کرنا مذہب واحد کی دو امر سی خالی نہیں با تو دور کرنا اس طرح کہ انتقال کرے
 حلت ہی طرف حرمت کے اور حرمت ہی طرف حلت کے باستمرار یعنی ہمیشگی کرنا او پھر پھر
 اگر ہو او راو ل تو یہ باطل ہے ساتھ آیت مذکورہ کی اور اگر ہو امر ثانی یعنی استمرار تو تبین مذہب
 واحد کی لازم و واجب ہو لی ساتھ مقتضای آیت مذکورہ کی اور دلیل تیسری یہ ہی کہ کہا جہتو
 نے ان للجهت قال یصلی و قال یصلی جبکہ تصریح کی ہی ملا علی قاری فی ابنی رسالہ میں
 اور دلیل اوکی یہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اذ لحکم لکما لکما فاجتہدوا فافہ
 فافہ اجتہدوا و اذ لحکم فاجتہدوا فافہ لکما لکما فاجتہدوا فافہ اور اسیر اطلع اہل

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد
الذي جاء به الهدى والبرهان
والله اعلم بالصواب

A

الیٰ حبیبہ علیہ السلام بقولہ البیِّنۃ علیٰ کلِّ حالٍ انتہیٰ اور وار کیا ہے لفظاوی اس
 عبارت کو واسطی رد کرنی قول صاحب نختار کی باب شفق میں اور اس سے معلوم ہوا کہ جو کچھ
 کہ کہا صاحب طحاوی فی ابتدا کتابا ہی میں جائز ہونا عمل کر نیکا غیر ذریعہ کی سہلہ بر سوا اس
 مراد یوانع الکرامۃ ہی اور یہ ایسا ہی کہ جب کہتی ہیں ہم الصلوۃ خلف کلِّ برہ فی الجہر جائزۃ
 حال انکہ صلوۃ جہری فاجر و فاسق کی کر دہ ہے اور کہا ہوتا ہے فی جامع الزمزمین و فی دوائر التہابۃ
 الہا غیر جائزۃ کما قال صلیا صلاہ اسلام فاکھو ط ان لا یصلیٰ خلفہ کذا فی العجم
 ہذا اذا علم بالاحتراز عن موضع الخلاف فلو شک فی الاحتراز لم یجز بہ الاطلاق
 انتہیٰ اور کہنا صاحب نختار فی در المختارین باب الامارۃ میں راہ بن عبد الملک نے وظائف
 کالتا فی لکن فی وقت الجہان یتقرر المراتب لہ تکرہ او عدمہا لہ یصح وان شک
 کرۃ انتہیٰ اور کہا طحاوی اسکی شرح میں والظاهر ان الکراہۃ للتحريم وان راعی فیہ ما د
 السنن لا یتدک الا قدامہ لادہ ولعل علیٰ ارجح الا قول و مراعاة الیٰ حبیبہ علیہ السلام
 ترک التذنیۃ قالہ الجاہلۃ تقفہا انتہیٰ اور کہا صاحب بحر الرائق فی بحر میں اما الصلوۃ خلف
 الشافعیہ فحاصل ما فی المجتبیٰ انہ ان کان مراعیاً للشرایط واکراہ کان عندنا
 فالاقتداء صحیحہ واکراہ یصح واکھضوصیۃ للشافعیہ بل الصلوۃ خلف
 کلِّ مخالف لذلک الالک انتہیٰ اور کہا صاحب بحر الرائق فی رسالہ زبیدیہ میں فوجیب علیہ مقتدا
 لیجہدہ ان یعمل بہ ولا یجوز لہ العمل بقول غیرہ انتہیٰ اور کہا شیخ ابن العمام
 فی فتح القدرین فیہما ظہر ان الصواب ما ذهب الیہ ابو حنیفہ وان العمل علی مقلدۃ
 ولجب الاقتداء بغیرہ کالجہد لہم انتہیٰ وکر کہا اسکور سائل زبیدیہ میں اور کہا فتاویٰ عالمگیری
 میں ہذا کلمہ فی فاضل المجتہد واما المقلد فاما واللہ لیحکم بعد ذہب الیٰ حنیفہ منہ
 فلا یمکن الخلفۃ فیکون مضردہ بالنسبۃ انیٰ ذلک الحکم ہذا فی فتح القدر
 انتہیٰ اور کہا فتاویٰ عالمگیری میں باب التعزیر من خفیٰ ارسل الیٰ مذهب الشافعی یجوز کذا فی

[illegible]

پہن پہنائی و بیکر علی بن ابی اسد کی بیڑک فرما کر ۱۱ **و** سب کی ملازمین و اسد و اب و دیگر کی اہم کاروان از کھلائے کھنجر و کھنجر علی و از ان کی شکاریان و در تیب ای و رفتی و یہاں میریچک کا کوں پر پہن کر خبری و علی حقیقہ کی ۱۲

فصل فی بیان احوال و حاله

القم قال ان المنقل من مذهب الى مذهب بالاجتهاد والرجحان التمسك
 المتعدين به لا بجحد و بهان اولی انتهى اور کما شیخ عبدالحق محدث دہلوی فی سرط المصنف
 میں کہ شرح ہی مقرر السعادة کی وفات ان دین چار سہ ہر کہ راہی ان دین راہبار دینی ان دین در راہبار
 خود و براہ دیگر رفتن و در دیگر رفتن عبت و یہوی باشند و کار خانہ عمل را مضبوط در لطیف و در
 افکند و از راہ مصلحت بیرون افتاد و ات و اگر قصد ملوک طریق و روح و اختیار را بار دہم از
 مذہب واحد مختار و راہی کہ دلیلش احسن و قوی و قادر اش اعم و اتم را اختیار در ان اکثر و اوفر
 اختیار کند و براہ حضرت و سہایت و حیلہ اندوزی نہ و این طریق متاخران است و شکی نیست
 کہ این طریقہ حکم تر و مضبوط تر است و گویند کہ طریقہ پیشینان برخلاف این بود ایشان بعض
 مذہب و اتباع مجہد واحد را و اجابت میداشتند انتہی پس کلام شیخ کا صریح دلالت کرتی را
 کہ علمای متاخرین الزام مذہب کو و اجابت ہی جانی ہر نہ متقدمین اور جای شیخ مرسوم فی کتاب
 مذکور میں فرمایا ہی قرار داد علماء متاخرین بر این است رسول اللہ و فیہ اخیر انتہی اور کہا ہستانی
 فی نسخ فقہاء شرح مختصر فقہاء کی کتاب الفضا میں قال ابو جعفر الرازی فی قضی جلالہ
 مع العلم کہ مجتہد فی حق طم جمیعاً انتہی اور کہا صاحب مختار در مختار میں بیج کتاب
 الفضا کی فی الہیائتہ قضی من لیس مجتہد کحقیقہ زمانتہ لہ فی مازہ نصبہ
 عاملاً لا یفتد اتفاقاً انتہی پس معلوم ہوا اس مذکور یہیہ کہ جو کہ ذکر کیا گیا ہی کتبہ میں
 اختلاف اس بات میں رائے المقلد اذا الذم من مذہب اہل وجہ علیہ الاستمرار املا
 فقال البعض نعم وقال البعض لا حجة لہ ولا حجة لہا و وجہ اللہ و لم یحق
 ذلک سوءہ اختلاف بیج اوس و وجہ کی ہی کہ جو معنی فرض کی ہی نہ اوس وجہ میں کہ نہ کہ
 اوس کا مکروہ تحریمی ہی جو مصطلح حنفیوں کا ہی اور ہی معلوم ہوتا ہی ہی بات اس دلیل سے
 کہ ہی بحث مذکور ہی بیج کتابوں اصول شافعیہ اور مالکیہ کے ہی اور ان کی ان فرض اور وجہ
 ایک ہی جنری بلکہ حنفیہ ہی اس اصطلاح پر کلام کرتی ہیں اور کہتی ہیں بیج کتب اصول ہی کی الامر

[illegible]

۵۴
 بی تحقیق و مصلحت از هر کسی
 اگر بی پروا و بی ادب
 او سر به پیش رو نهاده
 نهین کسی که بغض
 خود کن او بیعتون کرد
 نهین و او چنانچه
 ندین و این که کرده
 و تو را از او
 و تو را از او

الحمد لله الذي جعل في الدنيا آيات كثيرة من آياته العظمى

للعجب يعني امر اسلمی فرض ہے ہی پس جو شخص کہ واقف ہو کہ اس اصطلاح پر دھوکا نہیں
کہا وی کا اور تا وقت جو پاسی اور بھی سود و ہر حجت نہیں اگرچہ وہ عالم نامی ہی ہو اور
تکلیف ہی اس ثابت کو جانتی ہی اور یہی معلوم ہوا اسی مذکور کی حقول کو ہی کتابوں میں
لنخار الجواهر معنی ای معنی اسکی اختصار عدم للسمع اور یہ نہیں تسلیم ہی عدا
کہ اہت کو اور یہ بہت ہی کتب میں اور جیسا کہ قول سنت جماعت کا اذ الصلواتی خلقت
کلی تیر وقایح جہانہ باوجود اسکی کہ غار فاسق و فاجر کی جہی کردہ ہی نزدیک اوکی اور آ
طرح کی عبارتیں کتب میں بہت ہیں جیسا کہ نہیں پوشیدہ ہی مابہر کتب پر واللہ اعلم بالصواب
الار مقصد دوسرے ارجح بیان ترجیح مذہب امام لفظ ابو حنیفہ کو فی رحمۃ اللہ علیہ کے
ساتھ و چون صحیح کے وجہ اول یہی کہ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا قرآن یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فی لوکان الايمان عند الذی الذہب به رجل من انبیا ما فہم
رواہ مسلم فی باب فضل فارس اور کہا شیخ جلال الدین شافعی فی تبیض الحقیقہ فی ثناء
ابی حنیفہ کہ بشر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالامام ابی حنیفہ فی حدیث أخر
ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لوکان العالم بالذی لئالہ رجال من انباء فارس وخرج الشیخ اتونی
الا کتاب عن قیس بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوکان
العالم بالذی لئالہ قوم من انباء فارس وخرج البخاری والمسلم فی
صحیحہما حدیث ابو ہریرۃ یلفظ لوکان ایمان عند الذی لئالہ رجال
عن فارس وفی لفظ مسلم لوکان الدین عند الذی الذہب بہ رجل من انباء
فارس حتی یذناولہ وفی معجم الطبرانی عن ابن مسعود قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوکان الدین معلقا بالذی لئالہ ناس من

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على من لا نبي بعده

ابناء فارس فقال اصل صحيح يعتمد عليه في البشارة والفضيلة انتهى حاله
 جلال اللذی یستحق الشان ذکر کیا اسکو خطاوی فی شرح درختارین پس وارد ہون حدیثین اس بابہ
 میں ساتھ لفظ جمع کی اور مفرد کی پس لفظ جمع کا ویکو گیا باعتبار اتباع کی اور لفظ مفرد کا ویکو گیا
 بہ اعتبار اصل کے کہ وہ متبوع میں ان اتباع کی اور اختیار کرنا خبر دینی میں اس طریق کو اشارہ ہے
 اس پر کہ اتباع اس شخص کی مثل اوی کی افضل ہوگی غیر دن پر مصیب معنی میں اور قول اوس کا
 فقال اصل صحيح يعتمد عليه في البشارة والفضيلة صرح ہی اس میں کہ یہ حدیثین صحیح ہیں
 بہ حدیثین دلالت کرتی ہیں اس پر کہ تحقیق دین اور علم اور ایمان اگر سہو ثریا کی پاس تو البتہ جا کر لی
 آویکا یہ شخص کہ انباء فارس میں سی ہی اور یہ کلام بطور نہایت مبالغہ کی بی بی مع مصیب ہو
 اور پہنچی حق کی اور روق کی نسبت پس ان حدیثوں صحیحہ نے دلالت کی ہے کہ ہر شخص نہایت
 مرتبہ مصیب ہو چکا کہ ہر ای مسائل اختلافیہ میں ہاں طور کہ جب جاویکا طرف دین اور ایمان اور علم کے
 تو جانچ کا اوسکو لیکن باقی رہی یہ بات کہ یہ شخص کون ہی سو کہتی ہیں ہم جبکہ اجماع منعقد ہوا اور
 نہ کرنی اوس عمل کی کہ وہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کی تو ہوا امدار دین کا قیامت تک اوپر نہ اہل
 اربعہ کی اور نہ تھا کوئی ان ائمہ اربعہ کا انباء فارس ہی سوا ایچینہ کے تو دلالت کے ان حدیثوں نے
 ساتھ اجماع کی مگر اس پر کہ یہ شخص مذکور ابو حنیفہ میں اور کفایت کرتا ہی قول جلال الدین سیوطی کا
 وارد کرنی ان حدیثوں کی بیچ فضیلت اور بشارت ابو حنیفہ کی کیونکہ وہ اکابر محدثین اور اجلہ
 ائمہ شافعیہ میں سی ہی ہوں لالت کی ان حدیثوں صحیحہ نے ساتھ اجماع کی مگر اس پر کہ امام اہم اربعہ
 سب بڑی اور نہ ائمہ میں حریاب اصابت اور پہنچی حق کی مسائل اختلافیہ اور اجتہاد یہ میں آ
 لی کہا امام شافعی الناصح علیہ السلام ایحیفة والمفقا اور یہ قول امام شافعی سی ہا
 مشہور ہے اور سندین اسکی بہت ہیں چنانچہ اکی اوکا ذکر اس پر پوشیدہ نہ رہی کسی پر یہ خبر دینا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ طریق مذکور کی آگاہ کرنا ہی اس پر کہ اتباع اس شخص کے مثل اوی کے
 قاتی ہیں بی بیع باب مصیب ہونگی اسی کی گناہم سید شریف فی کہ مصنف اور دق بن اصول و فرو

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على من لا نبي بعده
 ابناء فارس فقال اصل صحيح يعتمد عليه في البشارة والفضيلة انتهى حاله
 جلال اللذی یستحق الشان ذکر کیا اسکو خطاوی فی شرح درختارین پس وارد ہون حدیثین اس بابہ
 میں ساتھ لفظ جمع کی اور مفرد کی پس لفظ جمع کا ویکو گیا باعتبار اتباع کی اور لفظ مفرد کا ویکو گیا
 بہ اعتبار اصل کے کہ وہ متبوع میں ان اتباع کی اور اختیار کرنا خبر دینی میں اس طریق کو اشارہ ہے
 اس پر کہ اتباع اس شخص کی مثل اوی کی افضل ہوگی غیر دن پر مصیب معنی میں اور قول اوس کا
 فقال اصل صحيح يعتمد عليه في البشارة والفضيلة صرح ہی اس میں کہ یہ حدیثین صحیح ہیں
 بہ حدیثین دلالت کرتی ہیں اس پر کہ تحقیق دین اور علم اور ایمان اگر سہو ثریا کی پاس تو البتہ جا کر لی
 آویکا یہ شخص کہ انباء فارس میں سی ہی اور یہ کلام بطور نہایت مبالغہ کی بی بی مع مصیب ہو
 اور پہنچی حق کی اور روق کی نسبت پس ان حدیثوں صحیحہ نے دلالت کی ہے کہ ہر شخص نہایت
 مرتبہ مصیب ہو چکا کہ ہر ای مسائل اختلافیہ میں ہاں طور کہ جب جاویکا طرف دین اور ایمان اور علم کے
 تو جانچ کا اوسکو لیکن باقی رہی یہ بات کہ یہ شخص کون ہی سو کہتی ہیں ہم جبکہ اجماع منعقد ہوا اور
 نہ کرنی اوس عمل کی کہ وہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کی تو ہوا امدار دین کا قیامت تک اوپر نہ اہل
 اربعہ کی اور نہ تھا کوئی ان ائمہ اربعہ کا انباء فارس ہی سوا ایچینہ کے تو دلالت کے ان حدیثوں نے
 ساتھ اجماع کی مگر اس پر کہ یہ شخص مذکور ابو حنیفہ میں اور کفایت کرتا ہی قول جلال الدین سیوطی کا
 وارد کرنی ان حدیثوں کی بیچ فضیلت اور بشارت ابو حنیفہ کی کیونکہ وہ اکابر محدثین اور اجلہ
 ائمہ شافعیہ میں سی ہی ہوں لالت کی ان حدیثوں صحیحہ نے ساتھ اجماع کی مگر اس پر کہ امام اہم اربعہ
 سب بڑی اور نہ ائمہ میں حریاب اصابت اور پہنچی حق کی مسائل اختلافیہ اور اجتہاد یہ میں آ
 لی کہا امام شافعی الناصح علیہ السلام ایحیفة والمفقا اور یہ قول امام شافعی سی ہا
 مشہور ہے اور سندین اسکی بہت ہیں چنانچہ اکی اوکا ذکر اس پر پوشیدہ نہ رہی کسی پر یہ خبر دینا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ طریق مذکور کی آگاہ کرنا ہی اس پر کہ اتباع اس شخص کے مثل اوی کے
 قاتی ہیں بی بیع باب مصیب ہونگی اسی کی گناہم سید شریف فی کہ مصنف اور دق بن اصول و فرو

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على من لا نبي بعده

فیض الیوم فی حقہ ذلک سبیلہ کی ہون ۴ ای شانیہ دہلی کی شہرہ آفاق مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

لی کہ وہ اکابر شافعیوں میں سے ہی تھے عقود ایمان فی مناقب النعمان کی اور ابو بکر خطیب
 بغدادی کی کہ وہ امیرِ حدیث سے ہی تھے تاریخ بغداد کی اور شیخ احمد سہروردی مجدد الف
 ثانی فی تاریخ مکتوبات اپنی کی جلد ثانی میں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی فی تاریخ حصار
 المستقم اور صاحب الختار فی تاریخ درخت الخار کی اور خوارزمی فی تاریخ مسند امام اعظم کے
 اور سوائے انکی اور بہت لوگوں کی یہاں کہ یہ قول امام شافعی کا مشہور ہے کہ خوارزمی نے

سند امام اعظمین والدلیل علیہ ما استہمس واستفاض عن الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما
الناس عیال علی الخبیثۃ فی الفقہ اتمی اور کہا صاحب بحر الرائق فی نسبہ

من قال الامام الشافعي من اراد ان يتبحر في الفقه فليتنظر الى كتب البيهقي كما نقله ابن وهبان عن حملة انتهى او كما هو في نسخة ابن وهبان من ذكر الحافظ

وفي كتابه السيرة بالصحيحة في مناقب فقهاء الوقت إلى حقيقته ابن المرفوع

قال عبد الله بن المبارك ان الاثر قد عرفت وان احتجج الى الراى فرائى مالك وسفيان

فقہ التملیۃ انہی کلام الحقی اور کیا ابن حجر کی تفسیر فی کتاب مرقومین قال عبد

له الميراث واهيك ما رايت في القصة منه ورايت مسعرا في
حلقته جالسا بين يدي لياله وكنت فقيه منه ما رايت جازا قط بكلام

الفقيه أحسن منه قال عبد الله بن المبارك كان ابن خزيمة أفتقه من
كل زمان ولقيت ابن جيل من العلماء فلو كان لي لقب ابن خزيمة لكنيت

من الغلاة حين قال معهم اعرابكم في الفقه احسن معروفة من
حنيفة وقال وكيع ما رايت احدا افقه ولا احسن من الجعفة وقال

راهمیم اوستاد شافعی بن عکرمه مارایت لعل ادرع ولا فقه من

[illegible]

و اما ای که در این کتاب
فکر کند که این کتاب
فکر کند که این کتاب
فکر کند که این کتاب

النعمان كساحطين روم حفظهم الله من الحوادث والادوار وسلاطين

ما وراء النهر في كل دهر وعصر وسلاطين الهند والستد

فی اہلہ والیہ اور کثافت کرتا ہے بلکہ اراکین میں ادھم کہ جوشاکر دین ہماری امام

کے لیے اور عابدین اور مہذبوں کی زبانوں اور سکھوں اور مشیحیوں اور سکھوں کے

۱۔ ستم اور غلبہ میں اور دو پہلوئے کوریں ادنیٰ دنیا کی سررہبر بہت ہی اوجی ہیں

بھئی کے اور حصر میں باوجود اسکی بادشاہ ہر مالی اور مکان میں مایت ہیں اور ہر ملک

نعمان یعنی اچھی سیاقہ نے کند بادشاہوں روم کے نگاہ رہی اون کو امجد اولوں اور

کردشون سی اور مانند بادشاہوں ماوراء النہر کے بحیرہ زمانہ اور عصر کے اور مانند بادشاہوں

ہندو سند کے پر وچر میں دلیل حکمتہً ذلک ان ابا حنیفہ من ذریۃ

كسرى الملقب بنوشين وان العادل فحيث عدل الامام

عن الدنيا وأقل على العقب جعل الله سلطان الإسلام

والسلامة : لان من الماء انما هو الذي هو في القدر

وَأَشَاطِينَ أَلَامٍ مِّنَ الْمَاءِ أَلَا عَذَابٌ لِّمَن كَانَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ كِتَابٌ ظَاهِرٌ وَلَٰكِن يُّدْفَعُ الْبَأْسَ إِلَىٰ سَخِرَ لَكَ الْبَاسُ

روى ان المهدي عليه السلام اى يحكم على ولى مذهب عليه

الرضوان لما روى الحسن بن سليمان في تفسيره حديثاً

تقوم الساعة حتى يظهر الغم وهو علم الإمام أبي حنيفة

رضی اللہ تعالیٰ عنہ من اہل حکام انتہی کارہم القاریؒ میں

جلد اخیرہ مثل 'اوس حملہ' کے ہی کہ قصیریم کے ہی ساتھ اوس کے امام ربانی اور خواص

مکھڑا رسانی اور فوہ و عارت اور گنڈھک، اور ساتھ اس کے تھوڑے کے، اور اس

[illegible]

در تجارتیہ درجہ میں اور تجارت اوسلی بیہ می حسیت سے مراد ہے

له هبة ما قال في الألوأخذ به أمام من الأئمة الأعلام

جعل الله تعالى الحام لا يحيا به واتباعه من زمته الى هذا

وَيَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفْرَ وَالْبَغْيَ إِنَّ الْكُفْرَ أَهْلٌ عَلَى الْبَغْيِ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

وہی ہے جو کہ اس کے لئے ہے

کتابخانه عمومی
اداره اوقاف
کابل

1. The first step is to identify the problem or issue that needs to be addressed. This involves gathering information and understanding the context of the problem.

